83736 ـ عیسائی عورت کا سوال کہ کسی مسلمان عورت کو اہل کتاب کے مرد سے شادی کرنا کیوں جائز نہیں اور اس کے برعکس کیوں جائز ہے ؟

سوال

میری عیسائی بیوی کا سوال ہے کہ: مسلمان عورت کے لیے اہل کتاب یہودی اور عیسائی مرد سے شادی کرنا کیوں جائز نہیں، حالانکہ مسلمان مرد کے لیے عیسائی یا یہودی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی کے ناموں میں ایك نام " الحکیم " بھی ہے جس کا معنی حکمت والا ہے، اور اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں، ہمارے خیال میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو یہ اعتقاد رکھے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے اور پھر اس میں شك رکھتا ہو، اور جب فرشتوں کو اللہ سبحانہ و تعالی نے آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور انہیں اس کی حکمت کا علم نہ ہوا تو انہوں نے بھی اسی نام کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کی حمد و ثنا کی تھی وہ کہنے لگے:

﴿ انہوں نے کہا اے اللہ تو پاك ہے، ہمیں تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے، یقینا تو ہی علم والا اور حکمت والا ہے ﴾البقرۃ (32).

اور اس سے اللہ سبحانہ و تعالی نے بھی اپنے لیے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے اس کے لیے گواہی دی کہ:

﴿ اللہ تعالی اور فرشتے اور اہل علم اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ﴾آل عمران (18).

اور اسی کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کی اپنی مخلوق پر حجت اور دلیل قائم ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ کہہ دیجئے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا ﴾الانعام (149).

اور يہ معلوم ہے كہ الحكيم يعنى حكمت والا رب العالمين كوئى بھى كام فضول نہيں كرتا جس كا كوئى فائدہ نہ ہو، اور نہ ہى وہ كسى چيز كو اس كى جگہ كے علاوہ كہيں اور ركھتا ہے، اور نہ ہى وہ اپنى مخلوق كے ليے كوئى حكم كرتا ہے جو ان كے ليے بہتر نہ ہو، بلكہ وہ اپنى مخلوق پر احسان كرتا ہے جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ اللہ تعالى نے بہترين كلام نازل فرمايا ہے جو ايسى كتاب ہے كہ آپس ميں ملتى جلتى ہے اور بار بار دہرائى ہوئى آيتوں كى ہے جس سے ان كے رونگٹے كھڑے ہو جاتے ہيں، جو اپنے رب كا خوف ركھتے ہيں، پھر آخر ميں ان كے جسم اور دل اللہ تعالى كے ذكر كى طرف نرم ہو جاتے ہيں، يہ اللہ تعالى كى ہدايت جس كے ذريعہ جسے چاہے راہ راست پر لگا ديتا ہے، اور جسے اللہ ہى راہ بھلا دے اس كا كوئى ہادى نہيں ﴾الزمر (23).

جس طرح اللہ سبحانہ و تعالى كے نام " الحكيم " مقتضى ہے تو اسى طرح اس كا بھى متقاضى ہے كہ وہ مخلوق بنانے ميں بھى منفرد ہے اس كے ساتھ كوئى شريك نہيں، يہ منطقى بات ہے كہ جو كسى چيز كو بناتا ہے تو وہ اس بات كو زيادہ جانتا ہے كہ اس كے ليے كيا چيز بہتر ہے اور كونسى چيز اس كے لائق ہے، تو پھر جو خالق اور عليم ہے جس نے يہ سارى مخلوق بنائى ہے اس كے متعلق بھى يہى ہے كہ وہ ہر كے متعلق علم ركھتا ہے كہ اس كے مناسب كيا ہے اور كيا مناسب نہيں:

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ كيا وہى نہيں جانتا جس نے پيدا كيا ہے پھر وہ تو باريك بين اور باخبر بھى ہے ﴾الملك (14).

اور رہا يہ مسئلہ جس كى حكمت كے متعلق آپ دريافت كر رہى ہيں اميد ہے كہ آپ كو يہ علم ہے كہ دين اسلام ہى وہ آخرى دين ہے جو اللہ سبحانہ و تعالى كى جانب سے نازل كردہ ہے، اسى ليے اس كے علاوہ جتنے اديان بھى ہيں وہ سب منسوخ ہو چكے ہيں جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ وہى ہے جس نے اپنے رسول كو ہدايت اور سچے دين كے ساتھ بھيجا تا كہ اسے دوسرے تمام مذاہب پر غالب كر دے چاہے مشرك اسے برا ہى جانيں ﴾التوبۃ (33).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

﴿ اور اللہ سبحانہ و تعالى كافروں كو مومنوں پر ہرگز كوئى راہ نہ ديگا ﴾النساء (141).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اسلام بلند اور غالب ہے اس پر كوئى اور غالب نہيں ہو سكتا "

اسے دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2778) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور پھر یہ سب کو معلوم ہے کہ خاوند کو بیوی پر برتری اور درجہ اور سلطہ حاصل ہے، اور خاندان میں خاوند کا مقام بیوی کے مقام سے اعلی اور برتر ہوتا ہے، ہو سکتا ہے یہ برتری اس کا باعث بنے کہ خاوند اپنی بیوی کو اپنا دین ترک کرنے پر مجبور کر کے اپنے دین کی اتباع کرنے کا کہے، یا پھر وہ اس کی چاہت کرتے ہوئے اس پر اثرانداز ہو، اور دین اسلام ایسا نہیں چاہتا کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کیا جائے کیونکہ باقی سب ادیان منسوخ ہو چکے ہیں.

اور پھر خاوند کی یہ برتری اور بلند درجہ اس کی بیوی کی اولاد پر اثر انداز ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ کے دین کی اتباع کرنے لگیں جو کہ اس اولاد پر ایك عظیم جرم ہو گا کہ وہ اللہ کے آخری دین دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف چل نکلے گی.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اسی حکمت کو مسلمان عورت کا کسی غیر مسلم سے شادی کرنے کے سیاق میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

 اور شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں مت دو حتی کہ ایمان لے آئیں، ایماندار غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو مشرك تمہیں اچھا ہی کیوں نہ لگے، یہ لوگ آگ کی طرف بلا رہے ہیں، اور اللہ تعالی جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے، اور اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں البقرۃ (221).

پھر جب اہل کتاب میں سے یہودی یا عیسائی عورت کسی مسلمان شخص سے شادی کریگی تو وہ ایك ایسے شخص سے شادی کر رہی ہے جو اس کے نبی پر بھی ایمان رکھتا ہے، بلکہ وہ شخص تو سارے انبیاء پر ایمان رکھتا ہے، اور اس وقت تك کوئی شخص تو مسلمان ہی نہیں ہو سکتا جب تك وہ باقی سب انبیاء پر ایمان نہ لائے، اور اس کے لیے کسی بھی نبی میں فرق کرنا حلال نہیں ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

 رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کی جانب اس کے پروردگار کی جانب سے نازل ہوئی، اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے البقرۃ (285).

لیکن اس کے مقابلہ میں کتابی شخص - یعنی یہودی یا عیسائی - محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا کہ وہ آخری نبی اور خاتم الانبیاء ہیں، تو پھر دونوں معاملے برابر کس طرح ہو سکتے ہیں کہ مسلمانوں کی عورتیں کسی ایسے

شخص کے پاس ہوں جو اس عورت کے نبی کے ساتھ کفر کرتا ہو اور اس پر ایمان نہ رکھے ؟!

یہاں ہم ایك تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ مسلمان شخص کا اہل کتاب یعنی یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کرنا شریعت میں جائز اور مباح ہے کیونکہ اس کے پیچھے ایك مصلحت کارفرما اور پوشیدہ ہے اور اس میں بندوں پر جو تخفیف پائی جاتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھاری اور مذموم کام ہے، جیسا کہ امام مالك رحمہ اللہ کہا کرتے تھے.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (3 / 67).

اس کے بعد: یہ اہل کتاب کے لیے ایك بہت ہی اچھی اور سوچنے والی دعوت ہے شاید وہ اسلام کی طرف متنبہ ہوں کہ دین اسلام نے باقی کفار کو چھوڑ کر خاص کر یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے بعض احکام میں انہیں مستثنی قرار دیا ہے.

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مباح کیا ہے کہ ہم اہل کتاب کا ذبح کردہ کھا لیں، اور اسی طرح ہمارے لیے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا بھی مباح کیا ہے، یہ اصل میں ان کے دین کی قدر ہے جو توحید والا دین تھا، اور ان کے رسولوں کی عزت و اکرام ہے جن پر ہمیں ایمان لانے اور ان کی تعظیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے.

دیکھنا چاہیے کہ ان یہودیوں اور عیسائیوں کا ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا ان کے دین اور ان کے انبیاء کے متعلق موقف کیا ہے.

اور آخر میں ہم یہ عرض کرینگے کہ: یہ حکم دوسرے ادیان پر کوئی غریب اور اچھنبا نہیں، اور نہ ہی شاذ ہے جو صرف اکیلا دین اسلام میں پایا جاتا ہے، ہمارے دین پر اعتراض اور طعن کرنے والے کہ دین اسلام نے اپنی عورتوں کو دوسرے دین کے افراد سے شادی کرنے سے منع کیا ہے یہ کیوں نہیں سوچتے اور غور کرتے کہ وہ تو آپس میں ایك دوسرے کے ساتھ شادی نہیں کرتے حالانکہ ان کا دین بھی ایك ہے؟!

دیکھیں کیتھولك عیسائی فرقہ کا شخص کسی پروٹسنٹ عیسائی کی عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا، اور اگر وہ اس کی جرات کرتا ہے تو اسے چرچ کی جانب سے سزا دی جاتی ہے اور اسی طرح اس کے برعکس اگر کوئی پروٹسنٹ عیسائی کسی کیتھولك عورت سے شادی کرتا ہے تو اسے بھی سزا دی جاتی ہے !!!

اور مصری ارتھوڈکس قبطی قانون جو (1938) میلادی میں جاری ہوا کی شق نمبر چھ میں لکھا ہے کہ:

" دین کا اختلاف شادی میں مانع ہے "

واللہ اعلم .